يا ايها الناس انا خلقناكم من ذكر وانثى

(اے آدمیو ہم نے تمکو مرد اور عورت سے پیدا کیا [illegible])

محاکمہ

ولادت مسیح

کے باب مین

آنریبل سید احمد خان بہادر [illegible] الہند کی تحریر

اور

مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی ثم اللاہوری کی تردید مین

از

مولوی سید ممتاز علی صاحب دیوبندی

انجمن اخوان الصفا کی طرف سے

مطبع [illegible] لاہور مین مطبوع ہوا

اپنے نیک ارادوں کے انجام میں ناکامیابی ۔ اور اپنے عظیم الشان
کاموں کے اتمام میں مایوسی حاصل ہوئی ۔ غرض کہ جس کسی نے
اپنے زمانہ کے لوگوں کے خیالات سے برتر بات کہی وہ کبھی مقبول
نہ ہوئی ۔ اگر سچائی کا اندازہ کامیابی اور ناکامیابی ہی سے کیا
جائے تو دنیا میں سچ کوئی شے نہیں ۔ بلکہ مخالفت و مزاحمت کا
نہ ہونا اور لوگوں کا یک رائے ہو کر کسی امر کا قبول کر لینا اُس
امر کے صداقت کو مشتبہ کرتا ہے ۔

آنریبل مولوی سید احمد خان صاحب سی ایس آئی ۔ نے جو تحقیق
ولادت مسیح علیہ السلام کی تفسیر القرآن میں کی ہے وہ ایک ایسا
مضمون ہے جسمیں اُن کو صرف جمہور علماء اسلام سے ہے اختلاف
نہیں بلکہ وہ کل اہل کتاب کے عقاید کے برخلاف ہے پس بالطبع
ایسے مضمون کا لوگوں کے دل پر ویسا ہی اثر ہوتا تھا جیسا کہ اِن
مضامین کا خاصہ ہے اور ہمارے نجم الہند کو اُسکے جواب میں زمانہ کے
لوگوں سے وہی سُننا پڑا جو سب شہدا و صلحا کو زمانۂ قدیم میں سُننا
پڑا تھا ۔ ہمارے علماء میں ایک تہلکہ پڑ گیا ہے اور ہر طرف سے یہ ہی
آواز آتی ہے کہ ھذا شیٔ عجیب سید صاحب نے بزور دلائل عقلیہ و نقلیہ
و انجیل و فرقان و کتب تواریخ یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ حضرت مسیح
جو انسان تھے وہ انسانوں کیطرح پیدا ہوئے اور انسانوں کی طرح
رہے ۔ آخر انسانوں ہی کی طرح مرے ۔ اُن میں اور اور انسانوں میں

جو کچھ مابہ الامتیاز تھا وہ منصب نبوت تھا ۔ یہ تو ممکن نہیں تھا کہ حضرت
مسیح کو یہ تحریر ناگوار نہ گذرتی اور یہود کو بھی جو بسبب شقاوت ازلی
کے حضرت مسیح پر طرح طرح کے بہتان باندھتے ہیں یہ تقریر رنج دہ
نہ ہوتی ۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ اہل اسلام بھی کچھ اس احقاق حق
سے خوش نہ ہوئے ۔ باعث اُسکا یہ ہے کہ گو وہ حضرت مسیح کو خدا
کا بیٹا نہیں جانتے ۔ بلکہ اُسکا بندہ اور رسول جانتے ہیں ۔ اِلّا باوجود
اقرار انسانیت وعبودیت حضرت مسیح کے اُن کی طرف لوازم انسانیت
منسوب کرتے جھجکتے ہیں ۔ افراط وتفریط پر انسان کی طبیعت اس قدر
مائل ہوتی ہے کہ بجز ایک مضبوط اور غیر متعصبانہ خیال کے انسان اُسکی
طرف ضرور جھکتا ہے ۔ خصوصاً مذہبی خیالات کے تائید میں یہ غلطی
اکثر واقع ہوتی ہے ۔ دنیا میں ہزاروں نیک اور صالح اور پارسا آدمی
گذر چکے ہیں ۔ ہزاروں ریفارمر اور مصلح رہ چکے ہیں ؛ مگر سب دنیا
کے ہاتھ سے اذیتیں اور مصیبتیں برداشت کرتے چلے گئے ۔ اور وہ
عزت وحرمت جسکی کہ وہ بلحاظ اپنی کوششوں اور ہمدردیوں کے
مستحق تھے ۔ اُن کو مرتے دم تک نصیب نہ ہوئی لیکن پھر ایک زمانہ
کے بعد جب اُن کی کوششیں قدر و منزلت کی آنکھوں سے دیکھی گئیں
تو اُن کی صرف اُسیقدر تکریم وتعظیم نہیں کی گئی جو درحقیقت اُن کو
ملنی چاہیئے تھی ۔ بلکہ اُسکو درجہ بیہودگی تک پہنچا یا گیا ۔ طبقہ اول کی
نیت بد تھی ۔ اور جو کچھ وہ کہتے اور کرتے تھے محض اُن بزرگوں کا دل